بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part -3

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ – 3

قرآن مجید کا تیسرا پارہ سورۃ البقرہ کی بقیہ آیات:253تا286اور سورہ آل عمران کی پہلی 91آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

پہلا رکوع: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ (البقرہ۔253)

تیسرے پارے کی ابتدائی آیات میں انبیاء کے مراتب اور فضائل کا بیان ہے۔انبیاؑ کا خاص مقام و مرتبہ،ان کے ادب کے تقاضے، سب انبیاء کا ادب و احترام اس رکوع کے اسباق ہیں۔اس رکوع کا بیشتر حصہ دوسرے پارے کی آخری آیات میں گذر چکا ہے۔

انبیاء کے مراتب اور فضیلتیں۔ ذِکر مدارج الانبیاءؑ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔۔۔ (البقرہ۔253)

یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا۔بعض کے درجے بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو صریح معجزے دیے تھے اور اسے پاکیزہ روح (جرائیلؑ) کے ساتھ قوت دی تھی۔(البقرہ۔253)

Ranks and Status of Prophets

We have chosen some of those messengers above others. Allah spoke directly to some and raised some high in rank. To Jesus, son of Mary, We gave clear proofs and supported him with the holy spirit (Gabrial)... (2:253)

بعض نبیوں کو باقی انبیاء پر فضیلت اور اور تمام پیغمبروں اور رسولوں پر نبی اکرم ﷺ کی فضیلت و اشرفیت امّت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔

آیت کا ایک اور مفہوم یہ بھی ہے کہ تمام انبیاء کا دین ایک ہی تھا۔سلسلہ رسالت کی ہر کڑی نے وہی دعوت دی ہے جو اسلام کی ہے۔جیسا کہ اسی سورت کی آخری آیات میں فرمایا گیا:لا نفرق بين احد من رسله۔ ہم انبیاءؑ کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے۔

حدیث:ایک حدیث مبارکہ کے اندر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:والأنبياء إخوة لعلات، أمهاتهم شتىٰ ودينهم واحد۔ تمام انبیاء آپس میں علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔اگرچہ ان کی مائیں مختلف تھیں مگر ان سب کا دین ایک ہی تھا۔(بخاری،مسلم)

عیسیٰ علیہ اسلام کا ذکر

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِؕ۔

اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔

دوسرا رکوع: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ۔۔۔ (البقرہ۔254)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

انفاق فی سبیل اللہ، آیۃ الکرسی، دین اختیار کرنے میں کسی پر جبر نہیں: لا اکراہ فی الدین، طاغوت سے انکار کا حکم، تاریکی سے روشنی کا سفر (من الظلمات الی النور) کے موضوعات شامل ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ۔۔۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو۔۔۔البقرہ۔254

Spend in Charity

O You who have believed! Donate from what We have provided for you… (2:254)

راہ خدا میں مالی قربانیاں

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ راہ خدا میں مالی قربانیاں برداشت کریں، ہر بھلائی کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ان کا ثواب جمع رہے، اور پھر فرمایا کہ اپنی زندگی میں ہی خیرات و صدقات کر لو، قیامت کے دن نہ تو خرید و فروخت ہو گی نہ کسی کا نسب اور دوستی و محبت کچھ کام آسکتی ہے، جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے: فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىٕذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ۔ یعنی جب صور پھونکا جائے گا اس دن نہ تو نسب رہے گا نہ کوئی کسی کا پرسان حال ہو گا۔(المؤمنون:101)

آیۃ الکرسی کی فضیلت و اہمیت

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے،

جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند،

اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔

کون جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے،

مخلوقات کے تمام حاضر اور غائب حالات کو جانتا ہے۔

اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے،

اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے

اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے،

بس وہی سب سے بلند و برتر ذات ہے۔

Allah! There is no god ⌜worthy of worship⌝ except Him, the Ever-Living, All-Sustaining. Neither drowsiness nor sleep overtakes Him. To Him belongs whatever is in the heavens and whatever is on the earth. Who could possibly intercede with Him without His permission? He ⌜fully⌝ knows what is ahead of them and what is behind them, but no one can grasp any of His knowledge—except what He wills ⌜to reveal⌝. His Seat encompasses the heavens and the earth, and the preservation of both does not tire Him. For He is the Most High, the Greatest.

یہ آیت الکرسی ہے جس کی بڑی فضیلت صحیح احادیث سے ثابت ہے مثلاً یہ آیت قرآن کی عظیم ترین آیت ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ایسی مکمل معرفت بخشی گئی ہے جس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔اسی بنا پر حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے افضل آیت قرار دیا گیا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی صفات جلال اس کی علو شان اور اس کی قدرت و عظمت پر مبنی نہایت جامع ترین آیت ہے۔

اس آیت میں ایک نہایت لطیف اشارہ ہے کہ انسانوں کے عقائد و نظریات اور مسالک و مذاہب خواہ کتنے ہی مختلف ہوں، اس جہان کی سب سے بڑی حقیقت جس پر نظام کائنات قائم ہے وہی ہے جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔ کسی کے اللہ کو ماننے یا نہ ماننے سے اس سچائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی انسانوں کی غلط فہمیوں سے اس حقیقت میں ذرہ برابر کوئی فرق آتا ہے۔ مگر اللہ کا یہ منشا نہیں ہے کہ اس کے ماننے پر لوگوں کو زبردستی مجبور کیا جائے۔ جو اسے مان لے گا، وہ خود ہی فائدے میں رہے گا اور جو اس سے منہ موڑے گا، وہ آپ نقصان اٹھائے گا۔

اس ایک آیت میں اللہ رب العالمین کی دس صفات کا تذکرہ ہے۔
جس میں اللہ جل شانہ کا موجود ہونا، حي یا زندہ ہونا، سمیع و بصیر ہونا، متکلم ہونا، واجب الوجود ہونا، دائم و باقی ہونا، سب کائنات کا مالک ہونا، صاحب عظمت و جلال ہونا، ایسی قدرت کاملہ کا مالک ہونا کہ سارے عالم اور اس کی کائنات کو پیدا کرنے باقی رکھنے اور ان کا نظام محکم قائم رکھنے سے اس کو نہ کوئی تھکان پیش آتا ہے نہ سستی ایسے علم محیط کا مالک ہونا جس سے کوئی کھلی یا چھپی چیز باہر نہ رہے۔

آیۃ الکرسی کے پڑھنے سے رات کو شیطان سے تحفظ رہتا ہے۔

سخت پریشانی اور تکلیف کی دعا:

حدیث: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام سخت تکلیف اور پریشانی میں ڈال دیتا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے:

یا حی و قیوم! برحمتک استغیث۔

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ (ترمذی)

آیت لکرسی کی فضیلت

حدیث میں ہے جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں جانے سے کوئی چیز نہیں روکے گی سوائے موت کے۔ (نسائی)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ میں ایک آیت ہے جو سیدہ آیات القرآن ہے وہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔

کرسی سے کیا مراد ہے؟

کرسی سے بعض نے موضع قدمین (قدم رکھنے کی جگہ) بعض نے اللہ کا علم بعض نے اللہ کی قدرت و عظمت بعض نے بادشاہی اور بعض نے اللہ کا عرش مراد لیا ہے۔

لیکن صفات باری تعالیٰ کے بارے میں مفسرین و محدثین کا یہ مسلک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات جس طرح قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کی بغیر تاویل اور کیفیت بیان کیے ان پر ایمان رکھا جائے۔اس لیے یہی ایمان رکھنا چاہیے کہ یہ کرسی ہے۔اس کی کیفیت کیا ہے؟ اس پر اللہ ربّ العالمین کیسے جلوہ افروز ہوتے ہیں؟ اس کو ہم بیان نہیں کر سکتے کیونکہ یہ متشابہات میں سے ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ:

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ۔۔۔ ان کا مطلب سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ (آل عمران۔7)

دین میں جبر نہیں۔لا اکراہ فی الدّین

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۖ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔۔۔(البقرہ۔256)

دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت گمراہی سے جدا ہو چکی ہے۔۔۔

There is no concept of force conversion in Islam

Let there be no compulsion in religion, for the truth stands out clearly from falsehood. So whoever renounces evil and believes in Allah has certainly grasped the firmest, unfailing hand-hold. And Allah is All-Hearing, All-Knowing. (2:256)

This verse was revealed when some new Muslims tried to force their Jewish and Christian children to convert to Islam. They asked the Prophet (PBUH) about force conversion of their children. The Prophet (PBUH) kept quiet until this verse (2:256) revealed which prohibits forced conversion.

شان نزول: اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نصاریٰ میں سے ایک آدمی نے اسلام قبول کیا پھر اپنے بچوں کو بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال پوچھا کہ کیا میں اپنے بچوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کر سکتا ہوں؟

حضور ﷺ اس سوال پر خاموش رہے یہاں تک کہ یہ آیت لا اکراہ فی الدین۔۔ نازل ہوئی جس میں کسی کو زبردستی مسلمان بنانے سے روک دیا گیا۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ رشد و ہدایت کو واضح کر دیا گیا ہے اور انسان کو ہدایت کے قبول کرنے یا نہ کرنے کا آپشن دے دیا گیا۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا گیا: انّا ھدینٰہ النّجدین، امّا شاکراً وامّا کفوراً۔ ہم نے انسان کو دونوں راستے بتا دئے، اب چاہے تو شکر کرے اور چاہے تو انکار کرے۔

ایک اور جگہ فرمایا گیا: فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔ یعنی حق کو واضح کرنے کے بعد فرمایا دیا گیا کہ اب انسان کو اختیار ہے کہ چاہے اس ہدایت کو قبول کر کے کامیابی حاصل کرے اور چاہے تو اس کا انکار کر کے آخرت میں ناکام و نامراد رہے۔

دین میں جبر واکراہ ممکن ہی نہیں

تکنیکی لحاظ سے دیکھا جائے تو درحقیقت دین وایمان کے قبول پر جبر و اکراہ ممکن بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ اس کا تعلق درحقیقت قلب (تصدیق بالقلب) کے ساتھ ہے اور جبر و اکراہ کا تعلق صرف ظاہری اعضاء سے ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام اعمال میں بھی اخلاص اور للٰہیت شرط ہے۔ حدیث مبارکہ کے اندر آتا ہے کہ کوئی بھی نیک عمل اخلاص کے بغیر بارگاہِ الٰہی میں قبول ہی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: انّ اللہ لا یقبل من العمل الاّ کان لہ خالصاً۔ اللہ تعالیٰ کسی نیک عمل کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک وہ صرف اللہ کی رضا کیلئے نہ کیا جائے۔ اسی طرح ایک اور حدیث کے اندع فرمایا گیا کہ: من صلّیٰ یرائی فقد اشرک، من صام یرائی فقد اشرک، من تصدق یرائی فقد اشرک۔۔ یعنی جس نے دکھلاوے کیلئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلاوے کیلئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھلاوے کیلئے صدقہ و خیرات کیا اس نے شرک کیا۔

دین یا نظریہ ایک ایسی چیز ہے کہ بیان وادراک کے بعد یہ سمجھنے اور سمجھانے کی چیز ہے، زبردستی مسلط کرنے کی چیز نہیں۔ جبر و تشدد کے ذریعے مذاہب و نظریات نہیں پھیلائے جا سکتے اور یہی پالیسی اسلام نے دین اسلام کی بابت اختیار کی ہے۔ دین اسلام اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ غور و فکر کرنے والے دماغوں کو خطاب کرتا ہے۔ اسلام فطرت سلیمہ کو خطاب کر کے انسانی فہم وادراک کو دعوت دیتا ہے اور جبر و تشدد کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ اسلام کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو دباؤ اور جبر کے ذریعہ دائرہ اسلام میں داخل کرے، اس معاملہ میں اسلام صرف دعوت و تبلیغ سے کام لے کر لوگوں کے دل و دماغ کو مطمئن کرتا ہے۔

جبر اور اکراہ سے صرف ظاہری اعضاء تو متاثر ہو سکتے ہیں مگر اعمال میں خلوص پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاؑ نے دلوں پر محنت کی اور لوگوں کو قبول اسلام کیلئے ذہنی طور پر تیار کیا۔ اس امّت میں بھی فریضہ دعوت و تبلیغ اور فریضہ امر بالمعروف کے سلسلے میں پہلی ہدایت: ادع الیٰ سبیل ربّک بالحکمتہ و الموعظۃ الحسنہ دی گئی۔ یعنی دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں حکمت، موعظہ حسنہ، نرم رویہ، ہمیشہ مثبت اور تعمیری دلائل کا طریقہ اپناتے ہوئے ایسا دعوتی ماحول بنایا جائے کہ لوگ خوشی سے اسلام کی تعلیمات کی طرف متوجہ ہوں اور ان پر عمل کی کوشش کریں۔

طاغوت سے انکار کا حکم

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (البقرہ۔256)

پھر جو شخص شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط سہارا پکڑ لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔(البقرہ۔256)

So whoever renounces false gods and believes in Allah has certainly grasped the firmest, unfailing hand-hold. And Allah is All-Hearing, All-Knowing. (2:256)

طاغوت سے کیا مراد ہے؟

الطاغوت، طغیان سے ہے۔ طاغوت لغت کے اعتبار سے ہر اس شخص کو کہا جائے گا، جو اپنی جائز حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ اس اعتبار سے ہر وہ شخص جو صحیح فکر سے تجاوز کر جائے جو حق سے سرکشی کرے۔ جو ان حدود سے آگے بڑھ جائے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے قائم کی ہیں۔

اللہ کے مقابلے میں ایک بندے کی سرکشی کے تین درجے ہیں۔

1۔ پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اصولاً اس کی فرماں برداری ہی کو حق مانے، مگر عملاً اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔ اس کا نام فسق ہے۔

2۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اس کی فرماں برداری سے اصولاً منحرف ہو کر یا تو خود مختار بن جائے یا اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے لگے۔ یہ بندگی رب سے انکار ہے۔

3۔ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مالک سے باغی ہو کر اس کھلم کھلا بغاوت شروع کر دے اور بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقائی وخداوندی کا دم بھرے اور خدا کے بندوں سے اپنی بندگی کرائے۔ اس آخری مرتبے پر جو بندہ پہنچ جائے، اسی کا نام طاغوت ہے اور کوئی شخص صحیح معنوں میں اللہ کا مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ اس طاغوت کا منکر نہ ہو۔

پس راہ راست پر وہی شخص ہے جو طاغوت کی تمام شکلوں اور تمام صورتوں سے انکار اور کنارہ کشی اختیار کرے اور صرف اللہ وحدہ پر ایمان لائے اور وہی کامیاب ہے۔اور اس کی مثال اس طرح ہے جس طرح ایک شخص مشکل حالات میں ایک مضبوط سہارا تھام لے جو گرنے والا نہ ہو۔

اندھیرے سے اجالے کی طرف

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔۔۔

اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔۔۔آل عمران-257

From Darkness to Light

Allah is the Guardian of the believers—He brings them out of darkness and into light…. (2:257)

ایمان نور اور روشنی ہے

تیسرا رکوع: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ۔۔۔ (البقرہ۔258)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع میں تین آیات ہیں اور ان کا موضوع اسلامی عقائد کے اہم پہلو یعنی اللہ کی وحدانیت اور ربوبیت،، عقیدہ آخرت، زندگی اور موت کی حقیقت۔اس رکوع میں حیات بعد الموت کو تین واقعات کی روشنی میں بیان کیا گیا:

1۔ابراہیمؑ اور نمرود کا مکالمہ

2۔ایک شخص کا ایک شہر کی تباہی پر غور و فکر

3۔ابراہیمؑ کا اطمینان قلب کیلئے سوال

یہ آیات ایک بندہ مومن میں صحیح اسلامی تصور حیات پیدا کرتی ہیں۔ان موضوعات پر اللہ تعالیٰ ایسے آثار و شواہد پیش کرتا ہے جو فطرت کے قریب اور انسان کے روزمرّہ کے مشاہدے میں شامل ہیں۔

حیات بعد الموت اسلامی عقائد کا ایک اہم پہلو ہے۔ جس پر قرآن مجید میں بحث کی گئی ہے اور اس پارہ کے آغاز سے ہی اس پر بحث کی گئی ہے۔ نیز ان آیات کا ان صفات الٰہی کے ساتھ بھی براہ راست تعلق ہے جو آیت الکرسی میں بیان کی گئی ہیں۔

ابراہیمؑ اور نمرود کا مکالمہ

ان آیات مکالمہ سے انبیاء کی ایک عظیم سنّت بھی معلوم ہوتی ہے کہ انبیاؑ ہمیشہ دلیل سے بات کرتے اور مخالف کی بات سنتے بھی تھے۔ وہ ہمیشہ دلائل، بات چیت اور ڈائیلاگ سے سخت ترین منکر اور مخالف کو بھی قائل کرنے کی کوشش کرتے۔

اس آیت سے مناظرہ اور مباحثہ کے احکام اور آداب بھی معلوم ہوتے ہیں۔اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ مخالفین اور منکرین سے ڈائیلاگ، مباحثہ اور مناظرہ کرنا جائز ہے۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے' ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ نے اہل کتاب سے مباحثہ کیا۔

کسی بھی ڈسکشن یا مباحثہ میں انانیت' ہٹ دھرمی' کج بحثی اور اپنی ضد پر قائم رہنا اور اپنے مؤقف پر اڑے رہنا بحث کے آداب کے خلاف ہے۔اسی طرح دلیل، سوال یا اعتراض کا جواب جہالت اور بدتمیزی سے دینا کم از کم علماء حق کی شان نہیں ہو سکتی۔

بقول شاعر:

ے ملّا کو جب میں نے اس کے کفر پر ٹوکا
شرع کے لہجہ میں، میں نے اس سے گالیاں سنیں

نمرود کون تھا؟

نمرود بن کنعان حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ایک بادشاہ گذرا ہے جس کا پایہ تخت بابل (قدیم عراق) تھا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ نمرود اصل میں لقب تھا کسی کا نام نہیں تھا۔ جیسے فارس کے ہر بادشاہ کو کسرٰی اور روم کے ہر بادشاہ کو قیصر اور مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون اور حبشہ کے ہر بادشاہ کو نجاشی کہا جاتا ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی مشرق مغرب کی سلطنت رکھنے والے چار بادشاہ گذرے جن میں سے دو مومن اور دو کافر۔ مومن بادشاہوں میں حضرت سلیمانؑ اور حضرت ذوالقرنین، اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر شامل تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں شرک تقریباً اپنی ساری صورتوں کے ساتھ موجود تھا، لوگ بتوں کو پوجتے تھے، سورج، چاند اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ وقت کو رب بھی مانتے تھے۔

نمرود جو خود (نعوذ باللہ) خدا ہونے کا مدعی تھا اور اپنے آپ کو اوتار بادشاہ یعنی

God King کہتا تھا۔

جیسا کہ اس کے بعد فرعون نے بھی اسی طرح کا دعویٰ کیا تھا۔

نمرود کے دماغ میں رعونت اور انانیت آگئی تھی، سرکشی اور تکبر، نخوت اور غرور طبیعت میں سما گیا تھا جس کے نتیجے میں خدائی کا اتنا بڑا دعویٰ کر بیٹھا۔ وہ اپنے آپ کو عوام سے سجدہ کرواتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا نمرود نے دریافت کیا تو فرمایا کہ میں اپنے رب کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا۔ اس نے کہا رب تو میں ہوں، انہوں نے جواب دیا کہ میں حاکم کو رب نہیں کہتا رب وہ ہے جو زندگی اور موت کا مالک ہے۔

ابراہیمؑ کا اطمینان قلب کیلئے سوال:

چوتھا رکوع: مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔۔۔ (البقرہ۔261)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس پورے رکوع کا موضوع انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت اور اس کے آداب ہیں۔

یہ سورۃ بقرہ کا چھتیسواں رکوع ہے جو آیت نمبر 261 سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں سے لے کر تقریباً اس سورت کے اختتام تک اب بیان کا رخ ان معاشی اصولوں کی طرف ہے جو اسلام کے اقتصادی نظام کا حصہ ہیں۔ یہ اجتماعی نظام دراصل باہم تعاون اور تکافل پر مبنی ہے اور جس کی تشکیل عشر و زکوٰۃ اور خیرات و صدقات پر مبنی ہے۔ اور یہ معاشی نظام اس سودی نظام سے بالکل مختلف ہے جو دور جاہلیت میں رائج تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں صدقہ کی فضیلت اور آداب کا بیان کیا جاتا ہے اور ربا کی مذمت کی جاتی ہے۔ قرضہ حسنہ اور تجارت یا بزنس کے اساسی اصول بیان کئے گئے ہیں اور مجموعی طور پر یہ سب چیزیں اسلام کے اقتصادی نظام کا حصہ ہیں اور اسلام کی اجتماعی زندگی ان پر قائم ہے۔

سورہ بقرۃ کے اگلے چار رکوع یعنی آیت نمبر 261 سے 283 تک کل 23 آیات ہیں جن میں مالیات سے متعلق خاص ہدایات اور ایسے ارشادات ہیں کہ اگر دنیا آج ان پر پوری طرح عمل پیرا ہو جائے تو بہت سارے معاشی مسائل خود بخود حل ہو جائیں۔ ان آیات میں اسلام کے معاشی نظام کے ایک اہم پہلو کا بیان ہے جس کے دو حصے ہیں۔

1۔اپنی ضرورت سے زائد مال کواللہ کی رضا کے لئے حاجت مند مفلس لوگوں پر خرچ کرنا جس کو صدقہ وخیرات کہا جاتا ہے۔

2۔دوسرے سود کے لین دین کو حرام قرار دے کر اس سے بچنے کی ہدایات ہیں۔

ان چار رکوع میں سے پہلے دو رکوع صدقہ وخیرات کے فضائل اور اس کی ترغیب اور اس کے متعلقہ احکام وہدایات بیان کئے گئے۔ اس کے بعد ایسی شرائط کا بیان ہے جن کے ذریعے صدقہ خیرات اللہ کے نزدیک قابل قبول اور موجب ثواب بن جائے۔ پھر ایسی چیزوں کا بیان ہے جو انسان کے صدقہ وخیرات کو فاسد اور برباد کر کے نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بنا دیتی ہیں۔ اس سے اگلے دو رکوع سودی کاروبار کی حرمت وممانعت اور قرض کے جائز طریقوں کے بیان میں ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر ان ساری آیات پر نظر ڈالی جائے تو صدقہ وخیرات کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونے کی چھ شرائط کا ذکر ملتا ہے:

1۔اول اس مال کا حلال ہونا جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

2۔دوسرے سنت طریقے کے مطابق خرچ کرنا۔

3۔تیسرے صحیح مصرف میں خرچ کرنا۔

4۔چوتھے خیرات دے کر احسان نہ جتلانا۔

5۔پانچویں ایسا کوئی معاملہ نہ کرنا جس سے ان لوگوں کی تحقیر ہو جن کو یہ مال دیا گیا ہے۔

6۔چھٹے جو کچھ خرچ کیا جائے اخلاص نیت کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہو نام ونمود کے لئے نہ ہو۔

اس رکوع میں صدقہ وخیرات کو ضائع کرنے والے اعمال کا بھی ذکر ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا اجر: سوگنا یا اس سے بھی زیادہ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ (البقرہ۔261)

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانہ بو یا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) اضافہ فرما دیتا ہے۔ کہ وہ صاحبِ وسعت بھی ہے اور علیم ودانا بھی۔ البقرہ۔261

Reward of Charity

The example of those who spend their wealth in the cause of Allah is that of a grain that sprouts into seven ears, each bearing one hundred grains. And Allah multiplies ˹the reward even more˺ to whoever He wills. For Allah is All-Bountiful, All-Knowing. (2:261)

یہ انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت ہے۔اس سے مراد تمام مصارف خیر ہیں گویا نفقات وصدقات کا اجر وثواب دیگر امور خیر سے زیادہ ہے۔

جس قدر اخلاص عمل میں ہو اسی قدر ثواب میں زیادتی ہوتی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر صبح دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ سخی کو اس کا بدلہ عنایت فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ بخیل کے مال کو ہلاک فرما۔ بخاری و مسلم

قبولیت صدقات کی شرائط

صدقہ وخیرات کے آداب

انفاق میں ریاکاری

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ۔262)

جو لوگ اپنا مال اللہ تعالٰی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذاء دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہونگے۔(البقرہ۔262)

Those who spend their wealth in the cause of Allah and do not follow their charity with reminders of their generosity or hurtful words—they will get their reward from their Lord, and there will be no fear for them, nor will they grieve. (2:262)

قبولیت صدقہ کی مزید شرائط

اس آیت میں صدقہ کے قبول ہونے کی دو مزید شرطیں بیان فرمائی گئی ہیں ایک یہ کہ دے کر احسان نہ جتائیں دوسرے یہ کہ جس کو دیں اس کو عملاً ذلیل وخوار نہ سمجھیں اور کوئی ایسا برتاؤ نہ کریں جس سے وہ اپنی حقارت وذلت محسوس کرے یا اس کو ایذاء یا تکلیف پہنچے۔

انفاق میں اخلاص ضروری ہے ورنہ ریاکاری اور احسان جتلانے سے عمل بے کار ہو جائے گا۔

سائل کے ساتھ نرمی اور مروّت سے پیش آنا

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ۔ (البقرہ-263)

نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذاء رسانی ہو۔(البقرہ-263)

Behaviour while Giving Charity

Kind words and forgiveness are better than charity followed by hurt or insult. And Allah is Self-Sufficient, Most Forbearing. (2:263)

سائل اگر پیشہ ور بھکاری ہے اور خیرات کا حقدار اور مستحق نہیں بھی ہے پھر بھی اس کے ساتھ بدتمیزی اور بداخلاقی کی ہمارا دین اجازت نہیں دیتا۔ حکمت کے ساتھ اسے ٹالا جاسکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی اور اصلاح میں حکمت کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

اپنی خیرات کو ضائع مت کرو

سدابہار نیک اعمال

اس پوری آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ صدقہ و خیرات کے اللہ کے نزدیک مقبول ہونے کی ایک بڑی شرط اخلاص ہے کہ خالص اللہ تعالی کی رضاجوئی کے لئے خرچ کیا جائے کسی نام و نمود کا اس میں دخل نہ ہو۔

پانچواں رکوع: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ۔۔۔ (البقرہ-267)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع کا موضوع بھی انفاق فی سبیل اللہ اور اس کے آداب ہیں۔ اچھی اور پاکیزہ چیزیں خرچ کرو، شیطان کا ڈراوا: تنگدستی اور فقر، حکمت و دانائی اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے، نذر یا منت کا ذکر، اعلانیہ و پوشیدہ صدقات و خیرات، صدقہ و خیرات کے ثمرات، سفید پوش فقراء کا بھی خیال رکھو۔

پچھلے رکوع میں اللہ تعالی کے راستہ میں خرچ کرنے کا بیان تھا اب اسی سے متعلق مزید ہدایات اس رکوع کی سات آیات میں دی گئی ہیں۔ زکوٰۃ کے علاوہ زرعی پیداوار پر عشر لاگو ہوتا ہے جسے زکوۃ الارض بھی کہا جاتا ہے۔

اچھی اور معیاری چیزیں خیرات میں دو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۗ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۗ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ۔ (البقرہ۔267)

اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے اچھی اور صاف ستھری چیزیں خرچ کرو اور اس چیز میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے، تو تم ہر گز اُسے لینا گوارا نہ کروگے الّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم چشم پوشی کر جاؤ۔ تمہیں جان لینا چاہیے کہ اللہ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔(البقرہ۔267)

Donate Good Portion

O You who have believed! Donate from the best of what you have earned and of what We have produced for you from the earth. Do not pick out worthless things for donation, which you yourselves would only accept with closed eyes. And know that Allah is Self-Sufficient, Praiseworthy. (2:267)

حکمت ودانائی: اللہ کی بہت بڑی نعمت

يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (البقرہ۔269)

اللہ جس کو چاہتا ہے سمجھ دے دیتا ہے اور جسے سمجھ دی گئی تو اسے بڑی خوبی ملی اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔(البقرہ۔269)

Blessings of Wisdom and Reasoning

Allah grants wisdom to whoever He wills. And whoever is granted wisdom is certainly blessed with a great privilege. But none will be mindful ⌜of this⌝ except people of reason. (2:269)

حکمۃ سے کیا مراد ہے؟

حکمۃ سے بعض کے نزدیک عقل و فہم، علم اور بعض کے نزدیک اصابت رائے، قوت فیصلہ اور بعض کے نزدیک صرف سنت یا کتاب وسنّت کا علم و فہم ہے۔ بعض کے نزدیک حکمت سے مراد صحیح بصیرت اور صحیح قوت فیصلہ ہے۔ اس سے Common Sense بھی مراد ہو سکتا ہے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس کے مصداق میں شامل ہو سکتے ہیں۔

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: دو شخصوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی جس سے وہ فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔ (صحیح بخاری، مسلم)

حدیث: رأس الحكمه مخافة الله یعنی اصل حکمت خدا تعالیٰ سے ڈرنا ہے۔

نذر یا منت کے احکامات

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗوَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ (البقرہ۔270)

اور جو تم خیرات کے طور پر خرچ کرو گے یا تم کوئی منت مانگو گے تو بے شک اللہ کو سب معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ (البقرہ۔270)

منت یا نذر سے کیا مراد ہے؟

نَذَر کا ایک مطلب یہ ہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا، کامیابی مل گئی یا فلاں مشکل سے نجات مل گئی تو میں اللہ کی راہ میں اتنا صدقہ کرونگا۔ نذر اگر جائز کام یا نیک کام کی ہو تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی نافرمانی یا ناجائز کام کی نذر مانی ہے تو اس کو پورا نہیں کرنا چاہئے بلکہ قسم کا کفارہ دے کر اس نذر سے نجات حاصل کر لینی چاہئے۔

اعلانیہ اور پوشیدہ صدقات و خیرات

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ (البقرہ۔271)

اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو، تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے تمہاری بہت سی برائیاں اِس طرز عمل سے محو ہو جاتی ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہوئے اللہ کو بہر حال اُس کی خبر ہے۔ (البقرہ۔271)

Open and Secret Donations

To give charity publicly is good, but to give to the poor privately is better for you and will absolve you of your sins. And Allah is All-Aware of what you do. (2:271)

Donations for a public cause may be done openly to encourage others to donate, whereas it is recommended to give charity to the poor secretly.

خیرات وصدقات اعلانیہ دو یا پوشیدہ دونوں طریقے سے جائز ہے۔(بشرطیکہ نیت درست ہو)

مالی انفاق سب کیلئے کرو

چھٹا رکوع:اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً۔۔۔ (البقرہ۔274)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع میں اللہ کے راستے میں باقاعدگی اور اعتدال سے خرچ کرنے کا ذکر ہے۔اس کے بعد سود کی حرمت، بزنس اور سود میں اصولی فرق، ایمان اور نیک اعمال کا اجر، قرض حسنہ کی فضیلت۔آخر میں اللہ کے سامنے جوابدہی کا احساس دلایا گیا۔

اللہ کے راستے میں باقاعدگی سے خرچ کرو

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ۔274)

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں شب وروز، پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے، ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔البقرہ۔274

Spend in Charity regularly

Those who spend their wealth in charity day and night, secretly and openly—their reward is with their Lord, and there will be no fear for them, nor will they grieve. (2:274)

انفاق میں بھی اعتدال

اسلام نے اپنے تمام اصول وضع کرتے وقت میانہ روی اور اعتدال کو پیش نظر رکھا ہے۔انفاق فی سبیل اللہ میں بھی حد سے تجاوز کو منع کیا گیا ہے۔مالی انفاق کو ایک حد سے زیادہ منع کر دیا گیا بالخصوص اس وقت جب انسان کی اپنی حاجات اور ضروریات بھی ہوں۔مالی ہدایات کے حوالے سے اسراف سے بھی منع کیا گیا ہے۔اس طرح انسان کی ضروریات زندگی کی مد میں اخراجات کو بھی دائرہ اعتدال میں محدود کیا گیا ہے۔ جائز ضروریات کے بعد جو بچ جاتا ہے اسی پر زکوٰۃ اور صدقات نافلہ کی تاکید ہے۔ایک بندہ مومن کو یہ حکم بھی دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی دولت کو نفع بخش کاروبار میں لگائے اور اس میں انفاق کے ذریعے اضافہ کرتا رہے۔

سود کی حرمت

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔۔۔ (البقرہ:275)

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام

Interest is prohibited

Allah has permitted trading and business but forbidden interest… (2:275)

The term riba in Arabic means ‘to grow, to exceed, to increase’. Technically, it denotes the amount that a lender receives from a borrower at a fixed rate of interest.

There are two kinds of loans. The first category consists of loans incurred by people in genuine need, who are compelled to borrow for their personal consumption requirements. The second consists of the loans incurred by businessmen for investment in trade. Both personal and commercial loans based on interest are prohibited.

It is a fact that interest especially in the non-profitable loan situation cuts the roots of human love, brotherhood and fellow-feeling, and undermines the welfare and happiness of human society. The commercial loans also cause harm because of the infliction of a predetermined rate and also because the lender does not share loss in a totally selfish spirit.

سود کی تعریف:

كل قرض جر منفعة فهو ربا۔ قرض پر لیا گیا نفع سود ہے۔

یہ قرضہ ذاتی ضرورت کے لیے لیا گیا ہو چاہے کمرشل (بزنس یا کاروبار کے لئے) دونوں قسم کے قرضوں پر سود حرام ہے۔

البتہ نفع، نقصان کی بنیاد پر مالی اور تجارتی لین دین، بزنس، کاروبار کی مکمل اجازت ہے۔

سات ہلاکت میں ڈالنے والے گناہ

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: اجتنبو السبع الموبقات۔۔۔ سات تباہ کرنے والی چیزوں سے بچو:

1۔اللہ کے ساتھ شرک کرنا

2۔جادو کرنا

3۔ کسی انسانی جان کو ناحق قتل کرنا۔

4۔سود کھانا۔

5۔یتیم کا مال کھانا۔

6۔جنگ کے دن بھاگ جانا

7۔پاک دامن عورتوں پر الزام لگانا جو گناہ سے بے خبر ہوں۔ (البیھقی)

بزنس اور سود میں فرق

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا۔۔۔ (البقرہ۔275)

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔۔۔(البقرہ۔275)

But Allah has permitted trading and forbidden interest. (2:275)

حقیقی سکون و اطمینان ایمان اور اعمال صالحہ میں ہے

ہمدردی کے جذبے سے بلا سود قرضہ دینے کی فضیلت

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ۔280)

تمہارا قرض دار تنگ دست ہو، تو آسانی تک اُسے مہلت دو، اور صدقہ کرو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تمہیں علم ہو۔(البقرہ۔280)

If it is difficult for someone to repay a debt, postpone it until a time of ease. And if you waive it as an act of charity, it will be better for you, if only you knew. (2:278)

اللہ ربّ العالمین کا ارشاد ہے: وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ۔ تمھارا قرض دار تنگدست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اُسے مہلت دو۔ (البقرہ:280)

احادیث میں تنگدست مقروض کے ساتھ رعایت کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔ (البقرہ-281)

اور اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤگے، پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ البقرہ-281

Accountability and full compensation

Be mindful of the Day when you will ˹all˺ be returned to Allah, then every soul will be compensated in full for what it has done, and none will be wronged. (2:281)

This verse is believed to be the last verse revealed of the Quran.

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت نزول کے اعتبار سے سب سے آخری آیت ہے اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اس کے چند روز بعد آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرماگئے۔ (ابن کثیر)

ساتواں رکوع: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ۔۔۔ (البقرہ-282)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع میں آیت مداینت ہے جو قرآن کی طویل ترین آیت ہے۔ اس میں قرض اور مالی معاملات کے بارے میں اہم ہدایات ہیں۔ گواہی کی اہمیت، گواہی کو مت چھپاؤ۔

آیت مداینت: قرض سے متعلق آیت

قرآن کی طویل ترین آیت

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ۔۔۔(البقرہ۔282)

اے ایمان والو جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقررہ پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔۔۔(البقرہ۔282)

Write Down Loan agreement

O you who have believed! when you contract a debt for a specified term, write it down..... (2:282)

Rules of Loan or borrowing transactions

God enjoins that whenever loans or business transactions take place, their conditions should be recorded in black and white and should be attested by witnesses so that there remains no ground for misunderstanding or dispute.

1. The first rule is that the time of borrowing: when the loan will be paid back?
2. Make a record or written note of loan agreement or financial transactions.
3. Make two witnesses over the financial agreement.

اس آیت کی روشنی میں قرض یا مالی معاملات کے سلسلے میں ضروری ہدایات:

اس آیت میں قرض کے سلسلے میں چند واضح ہدایات دی گئیں:

1۔ قرض کی مدت کا تعین کر لو کہ کب واپس کرنا ہے۔

2۔ دوسرا یہ کہ اسے لکھ لو، دستاویزی شکل دے دو۔

3۔ تیسرا یہ کہ اس پر گواہ بنا لو۔

گواہی کو مت چھپاؤ

۔۔۔وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ۔ (البقرہ۔283)

۔۔۔اور گواہی کو مت چھپانا اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اسکا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔(البقرہ۔283)

Don’t conceal testimony or evidence

And do not conceal the testimony, for whoever conceals it, their hearts are indeed sinful. And Allah ˹fully˺ knows what you do.

Concealing true evidence applies both to a person not appearing to give testimony or to give evidence and to his avoidance of stating facts.

اسلام میں گواہی دینے کی فضیلت ہے جبکہ حق، سچ بات اور گواہی کا چھپانا کبیرہ گناہ ہے۔قرآن و حدیث میں گواہی کے چھپانے پر سخت وعید بیان کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں جھوٹی شہادت دینا یا گواہی کو چھپانا گناہ کبیرہ ہے۔

آٹھواں رکوع: لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ۔۔۔ (البقرہ۔284)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

سورۃالبقرہ کے آخری رکوع میں انسان کے ضمیر سے خطاب کرتے ہوئے آخرت میں جوابدہی کا احساس دلایا گیا: وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ، ایمانیات کی تجدید، سمع و اطاعت، کوئی شخص اپنی طاقت سے بڑھ کر اعمال کا مکلف نہیں (لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا)، ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار (لھا ما کسبت و علیھا ما کتسبت)، اس رکوع کے آخر میں ایک جامع دعا ہے۔ دعا کے اجزاء: اس دعا میں کیا مانگا گیا؟

سورہ البقرہ کی آخری آیات

ایمانیات

Basic Articles of Faith

سمع و اطاعت

وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ۔ (البقرہ۔285)

اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(البقرہ۔285)

And they say: We hear and obey. ˹We seek˺ Your forgiveness, our Lord! And to You ˹alone˺ is the final return. (2:285)

آمنّا و صدّقنا: ایک مومنانہ صفت

کوئی شخص اپنی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ۔۔۔ (البقرہ۔286)

اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف نہیں دیتا۔(البقرہ۔286)

No one is responsible beyond capacity

Allah does not require of any soul more than what it can afford. (2:286)

A person’s accountability to God is limited by the extent of his ability. If a person does not have the ability to do a certain thing and has a valid excuse, then that person is exempt.

اس آیت: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔۔۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت اور اس کے فضل و کرم کا تذکرہ ہے کہ اس نے انسانوں کو کسی ایسی بات کا مکلف نہیں کیا جو ان کی طاقت سے بالا ہو۔

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ۔۔۔ (البقرہ۔286)

ہر شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لئے ہے اور جو برائی سمیٹی اس کا وبال اسی پر ہے۔۔۔(البقرہ۔286)

It will have the consequence of what (good) it has gained, and it will bear the consequence of what (evil) it has earned. (2:286)

اسلامی عقائد اور تعلیمات کا خلاصہ

جامع دعا:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔
(البقرہ۔286)

اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے در گزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔(البقرہ۔286)

Comprehensive Dua:

Our Lord! Do not punish us if we forget or make a mistake. Our Lord! Do not place a burden on us like the one you placed on those before us. Our Lord! Do not burden us with what we cannot bear. Pardon us, forgive us, and have mercy on us. You are our ˹only˺ Guardian. So, help us against those who stand against Faith. (2:286)

سورہ بقرہ کی آخری آیات: حفاظت کا ذریعہ

حدیث: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں۔(صحیح بخاری)

حدیث: نبی اکرم ﷺ کو معراج کی رات جو تین چیزیں ملیں ان میں سے ایک سورۃ بقرہ کی یہ دو آخری آیات بھی ہیں۔(صحیح مسلم)

کئی روایات میں ہے کہ اس سورۃ کی آخری آیات آپ ﷺ کو ایک خزانے سے عطا کی گئیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے اور یہ آیات آپ کے سوا کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔

سورہ بقرہ کی دس آیات

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جو کوئی رات میں سورۃ البقرہ کی دس آیات پڑھے گا اس گھر میں اس رات صبح تک شیطان داخل نہیں ہوگا۔

وہ دس آیات یہ ہیں: سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات (الم سے لیکر اولٰئک ہم الفلحون تک) اور آیت الکرسی اور اس کے متصل بعد کی دو آیتیں اور سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات جو لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔۔۔ سے شروع ہوتی ہیں۔(سنن دارمی)

سورۃ البقرہ کا اختتام دعائیہ آیات پر ہوتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس صورت کے خاتمے پر آمین کہا کرتے تھے۔(ابن جریر)

سورہ آل عمران

Chapter 3: Surah A'le-Imran

سورہ آل عمران مدنی سورت ہے اور اس میں 200 آیات ہیں۔

سورہ آل عمران۔ خیر و برکت کا ذریعہ

سورۃ آل عمران کا موضوع: دعوت اسلام، غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تردید، مکالمہ بین المذاہب، اسلامی عبادات کے احکامات، اتحاد و اتفاق کی اہمیت (واعتصمو بحبل اللہ جمیعاًولا تفرقو)، امت مسلمہ کی ذمہ داریاں دعوت و تبلیغ، جنگ احد پر تبصرہ۔

نواں رکوع: الٓمّٓ۔ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (آل عمران۔2)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

سورۃ آل عمران کے پہلے رکوع کے موضوعات میں بیان توحید، صفات الٰہی حیّ و قیوم کا بیان، تعارف قرآن: قرآن سچی کتاب، فرقان اور ساری انسانیت کیلیئے ہدایت ہے۔ اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، تخلیق انسانی، محکمات و متشابہات، راسخون فی العلم کا ذکر، آخر میں ہدایت میں استقامت کی دعا: ربنالاتزع قلوبنابعداذ ھدیتنا۔ اللہ کا صفاتی نام: الوھاب

عظیم نام والی آیت

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (آل عمران۔2)

اللہ، وہ زندہ جاوید ہستی، جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، حقیقت میں اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔(آل عمران۔2)

Allah! There is no god ⌜worthy of worship⌝ except Him—the Ever-Living, All-Sustaining. (3:1-2)

احادیث میں آتا ہے کہ تین آیات میں اللہ کا اسم اعظم ہے جس کے ذریعے سے دعا کی جائے تو رد نہیں ہوتی۔ایک یہ آل عمران کی آیت، دوسری آیت الکرسی اور تیسری سورۃ طٰہٰ۔(ابن کثیر تفسیر آیت الکرسی)

قرآن پوری انسانیت کیلئے ہدایت ہے۔ هدى للناس (آل عمران۔4)

اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ۔ (آل عمران۔5)

زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں۔(آل عمران۔5)

Nothing is hidden from Allah

Surely nothing on earth or in the heavens is hidden from Allah. (3:5)

تخلیق انسانی کے مراحل

Stages of human creation

محکمات و متشابہات

تفسیر کی چار اقسام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تفسیر چار قسم کی ہے:

1۔ایک وہ جس کے سمجھنے میں کسی کو مشکل نہیں۔

2۔ایک وہ جسے اہل زبان اپنی عربی لغت سے سمجھتے ہیں۔

3۔ایک وہ جسے جید علماء اور اہل علم ہی جانتے ہیں۔

4۔ایک وہ تفسیر ہے جسے بجز ذات باری تعالٰی کے اور کوئی نہیں جانتا۔(بحوالہ ابن کثیر)

آیات محکمات سے مراد وہ آیات ہیں، جن کی زبان بالکل صاف ہے، جن کا مفہوم متعین کرنے میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جن میں عبادات، اوامر و نواہی، احکام و مسائل ہیں جن کا مفہوم واضح اور قابل فہم ہے اور ان کے سمجھنے میں کسی کو اشکال پیش نہیں آتا۔ یہ آیات

کتاب کی اصل بنیاد ہیں، یعنی قرآن جس غرض کے لیے نازل ہوا ہے، اس غرض کو یہی آیتیں پورا کرتی ہیں۔ انہی میں دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دی گئی ہے، انہی میں عبرت اور نصیحت کی باتیں فرمائی گئی ہیں، انہی میں گمراہیوں کی تردید اور راہ راست کی توضیح کی گئی ہے۔ انہی میں دین کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ انہی میں عقائد، عبادات، اخلاق، فرائض اور امر و نہی کے احکام ارشاد ہوئے ہیں۔ پس جو شخص طالب حق ہو اور یہ جاننے کے لیے قرآن کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہو کہ وہ کس راہ پر چلے اور کس راہ پر نہ چلے، اس کی پیاس بجھانے کے لیے آیات محکمات ہی اصل مرجع ہیں اور فطرتاً انہی پر اس کی توجہ مرکوز ہو گی اور وہ زیادہ تر انہی سے فائدہ اٹھانے میں مشغول رہے گا۔

اس کے برعکس آیات متشابہات وہ ہیں جو انسانی سمجھ سے بلند ہیں۔ مثلاً اللہ کی ہستی، اللہ کی مخصوص صفات، قضا و قدر کے مسائل، جنت و دوزخ، ملائکہ وغیرہ جن کی حقیقت سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہو یا ان میں ایسی تاویل کی گنجائش ہو یا کم از کم ایسا ابہام ہو جس سے عوام کو گمراہی میں ڈالنا ممکن ہو۔ اس لئے آگے کہا جا رہا ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ آیات متشابہ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ذریعے سے فتنے برپا کرتے ہیں۔ ایک بندہ مومن محکمات پر عمل کرتا ہے اور متشابہات کے مفہوم کو حکمت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جس سے وہ فتنے سے بھی محفوظ رہتا ہے اور عقائد کی گمراہی سے بھی۔

راسخون فی العلم سے کون لوگ مراد ہیں؟

حدیث: حضور ﷺ سے سوال ہوتا ہے کہ پختہ علم والے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

من برت یمینہ و صدق لسانہ، واستقام قلبہ ومن اعف بطنہ و فرجہ فذالک من الرّاسخین فی العلم۔

1۔ جس کی قسم سچی ہو۔

2۔ جس کی زبان سچ بولتی ہو۔

3۔ جو استقامت والا دل رکھتا ہو۔

4۔ جس کا پیٹ حرام سے بچا ہو۔

5۔ جس کی شرم گاہ بدکاری سے محفوظ ہو۔

ان صفات کے حامل لوگ راسخون فی العلم یعنی مضبوط علم والے ہیں۔ (ابن ابی حاتم بحوالہ ابن کثیر)

امت پر تین فتنوں کا ڈر

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا:

مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا ڈر ہے:

1۔مال کی کثرت کا جس سے حسد و بغض پیدا ہوگا اور آپس کی لڑائی شروع ہوگی۔

2۔دوسرا یہ کہ کتاب اللہ کی تاویل کا سلسلہ شروع ہوگا حالانکہ اصلی مطلب ان کا اللہ ہی جانتا ہے اور اہل علم کہیں گے کہ ہمارا اس پر ایمان ہے۔

3۔تیسرے یہ کہ علم حاصل کرنے کے بعد اسے بے پرواہی سے ضائع کردیں گے۔(معجم کبیر)

قرآن کی غلط تاویل یا تفسیر نہ کرو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے حضور ﷺ کی دعا

حدیث: حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کیلئے ان الفاظ میں دعا فرمائی:

اللہم فقہہ فی الدین وعلمہ التاویل۔

اے اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما اور تفسیر کا علم سکھادے۔(صحیح ابن حبان۔حدیث:7055)

ہدایت پر استقامت اور رحمت خداوندی کی طلب کی دعا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (آل عمران۔8۔9)

اے رب ہمارے! جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کو نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔اے ہمارے رب! تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں بے شک اللہ اپنے وعدے سے ٹلنے والا نہیں ہے۔(آل عمران۔8۔9)

Dua for Steadfastness on Guidance

حدیث: رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک۔

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، پھر یہ دعا پڑھتے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔۔۔(آل عمران۔آیت 8)

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام: الوھاب

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

دسواں رکوع: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ۔۔۔ (آل عمران۔10)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

دنیا اور آخرت کا موازنہ، سب سے بڑی کامیابی: رضائے الٰہی کا حصول، مغفرت کی اہمیت اور بخشش کی دعا، متقی لوگوں کا تعارف، آیت شہادت یعنی اللہ، فرشتے اور اہل علم خدا کی وحدانیت کے شاہد، اللہ کے ہاں قابل قبول دین اسلام (ان الدّین عند اللہ الاسلام)، بے بنیاد اختلافات اور فرقہ بندیاں، سب بندے اللہ کی نظر میں ہیں (واللہ بصیر بالعباد)۔

دنیا متاع حسن ہے

قرآن نے دینا کو متاع غرور یعنی دھوکے کا سامان بھی کہا ہے مگر دوسری جگہ دنیا کو متاع حسن یعنی اچھا سامان بھی قرار دیا ہے: يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا۔۔۔ (سورۃ ھود۔3)، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو آخرت سے غافل ہو کر متاع دنیا سے استفادہ کرلے گا، اس کے لئے یہ متاع غرور ہے، کیونکہ اس کے بعد اسے برے انجام سے دوچار ہونا ہے اور جو آخرت کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس سے فائدہ اٹھائے گا، اس کے لئے یہ چندروزہ سامان زندگی متاع حسن ہے۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کاد الفقر ان یکون کفراً۔ یعنی تنگدستی انسان کو بعض اوقات آدمی کو کفر تک لے جاسکتی ہے۔

سب سے بڑی کامیابی: رضائے الٰہی کا حصول

مغفرت کی دعا:

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران۔16)

اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے ہیں سو ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آل عمران۔16)

Dua of Forgiveness

who pray, "Our Lord! We have believed, so forgive our sins and protect us from the torment of the Fire. (3:16)

متقی لوگوں کا تعارف

اگلی دو آیات میں اہل تقویٰ کی صفات کا تذکرہ ہے۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ۔ (آل عمران۔17)

جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں کرنے والے۔(آل عمران۔17)

It is they who are patient, sincere, obedient, and charitable, and who pray for forgiveness before dawn. (3:17)

متقی لوگ کون؟

متقی لوگ اللہ کی اطاعت بجالاتے ہیں۔ حرام چیزوں سے الگ رہتے ہیں۔ صبر کے سہارے کام لیتے ہیں اور اپنے ایمان کے دعوے میں بھی سچے ہیں، تمام اعمال صالحہ بجالاتے ہیں خواہ وہ ان کے نفس کو کتنے بھاری پڑیں۔ اطاعت اور خشوع خضوع والے ہیں، اپنے مال اللہ کی راہ میں جہاں جہاں حکم ہے خرچ کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں۔ نیکی اور اچھائی میں تعاون کرتے ہیں، آپس میں ہمدردی اور خیر خواہی کرنے میں، حاجت مندوں، مسکینوں اور فقیروں کے ساتھ احسان کرنے میں سخاوت سے کام لیتے ہیں اور سحری کے وقت پچھلی رات کو اٹھ اٹھ کر توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ سحری کے وقت توبہ و استغفار افضل ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات کے آخری حصے میں آسمان دنیا پر نزول فرما کر فرماتے ہیں: کیا کوئی سائل ہے جسے میں عطا کروں؟ کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟۔(بخاری، مسلم)

آیت شہادت: اللہ وحدہ لاشریک اپنی وحدت کا خود شاہد

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُؕ۔ (آل عمران۔18)

اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والے بھی اس پر گواہ ہیں۔ آل عمران۔18

Testimony of Oneness of Allah

حدیث: اس آیت کے حوالے سے امام بغویؒ نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث نقل فرمائی ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیت شہادت (شھد اللہ انّہ۔۔) اور آیت الملک (قل اللھم مالک الملک۔۔آل عمران:26۔27) پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائیں گے اور اسے جنت میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائیں گے، جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔(روح المعانی)

اللہ کے ہاں قابل قبول دین: اسلام

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (آل عمران۔19)

بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔(آل عمران۔19)

Faith of Islam

Certainly, Allah’s only Way is Islam. (3:19)

بے بنیاد اختلافات اور فرقہ بندی

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا ۢ بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ (آل عمران۔19)

اور جنہیں کتاب دی گئی تھی انہوں نے صحیح علم ہونے کے بعد آپس کی ضد کے باعث اختلاف کیا اور جو کوئی اللہ کے احکام وہدایات کی اطاعت سے انکار کردے، اللہ کو اس سے حساب لینے میں دیر نہیں لگتی ہے۔(آل عمران۔19)

Baseless Differences

باہمی اختلاف سے مراد ایک تو وہ اختلاف ہے جو اہل کتاب کے درمیان آپس میں تھا جس کی بنا پر وہ کہا کرتے تھے تم کسی چیز پر نہیں ہو۔
اس میں وہ اختلاف بھی شامل ہے جو ایک ہی دین کے ماننے والوں نے بغیر دلائل کے آپس میں پیدا کیا۔ یہ سارے اختلافات دلائل کی بنیاد پر نہیں تھے محض حسد اور بغض وعناد کی وجہ سے تھے یعنی وہ لوگ حق کو جاننے اور پہچاننے کے باوجود محض اپنی خام خیالی، خود فریبی، دنیاوی مفاد کے چکر میں غلط بات پر جمے رہتے۔

بد قسمتی سے آج امّت مسلمہ کے اندر بھی اسی طرح کا اختلاف اور فرقہ بندی رونما ہو چکی ہے جس کی قرآن وحدیث میں سختی کے ساتھ ممانعت اور مذمت بیان کی گئی۔

اللہ اپنے بندوں کی دیکھ بھال کرتا ہے

۔۔۔وَاللهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ (آل عمران۔20)

۔۔۔اللہ خود اپنے بندوں کے معاملات دیکھنے والا ہے۔(آل عمران۔20)

Allah is watching

And Allah is All-Seeing of ˹His˺ servants. (3:20)

گیارہواں رکوع: اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔۔۔ (آل عمران۔21)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

ہر ایماندار صاحب عمل کیلئے پورا اجر وثواب، آیت الملک، ناظم کائنات ہستی، محبت ودوستی کا معیار، ہر چیز اللہ کے علم میں، اللہ ہر چیز پر قادر، فکر آخرت: ہر آدمی کا نامہ اعمال سامنے ہوگا، اللہ اپنے بندوں پر مہربان (واللہ رؤف بالعباد)۔

آیت الملک

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۗ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ (آل عمران۔26)

آپ کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے اقتدار دے، جس سے چاہے سلب کرلے، جس کو چاہے عزت دے، تو جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔(آل عمران۔26)

Lord of Power

Say, ˹O Prophet˺: O Allah! Lord over all authorities! You give authority to whoever You please and remove it from who You please; You honour whoever You please and disgrace who You please—all good is in Your Hands. Surely You ˹alone˺ are Most Capable of everything. (3:26)

قرض کی ادائیگی میں معاون دعائیں

بعض روایات میں ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اپنے اوپر قرض کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم آیت: قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ۔۔۔(آل عمران۔26) پڑھا کرو پھر یہ دعا کرو: رَحْمَانُ الدُّنْيَا وَلْاآخِرَةِ و رحيمهما تعطى من تشاء منهما وتمنع من تشاء ارحمنى رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك اللهم اغننى من الفقر واقض عنى الدين۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ ایسی دعا ہے کہ تم پر احد پہاڑ جتنا قرض بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا تمہارے لئے انتظام فرمادے گا۔(مجمع الزوائد)

قرض کی ادائیگی کے لیے یہ دعا بھی پڑھا کریں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِی بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ، وَأَغْنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

منتظم کائنات ہستی

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (آل عمران۔27)

تورات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے تو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔(آل عمران۔27)

Climate Change and Life Cycle

You cause the night to pass into the day and the day into the night. You bring forth the living from the dead and the dead from the living. And You provide for whoever You will without limit. (3:27)

رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے کا مطلب موسمی تغیرات ہیں۔

دوستی کے آداب

اسلام کے دشمنوں سے دوستی اور محبت جائز نہیں

دوستی اور محبت کا معیار

عام غیر مسلموں سے دوستی، بھلائی اور انصاف میں کوئی حرج نہیں

سورۃ ممتحنہ کے اندر فرمایا گیا:

لاینہٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین، ولم یخرجوکم من دیارکم أن تبروہم وتقسطوا الیہم۔

اللہ تمہیں منع نہیں کرتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاو کرو جو تم سے دین کی بنیاد پر جنگ نہیں کرتے اور نہ تمہیں اپنے گھروں سے نکالتے ہیں۔(الممتحنۃ:8)

There is nothing wrong in making Non-Muslim Friends as long as it is within manners of friendship

Allah does not forbid you from dealing kindly and fairly with those who have neither fought nor driven you out of your homes. Surely Allah loves those who are fair. (60:8)

انّ اللہ یحبّ المقسطین۔ بے شک اللہ (سب کے ساتھ) انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ہر چیز اللہ کے علم میں ہے

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰہُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (آل عمران۔29)

کہہ دیجئے! کہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو، اللہ تعالیٰ بہر حال جانتا ہے، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسے معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔آل عمران۔29

Conceal or Reveal: Allah’s Knows it

Say, ˹O Prophet,˺: Whether you conceal what is in your hearts or reveal it, it is known to Allah. For He knows whatever is in the heavens and whatever is on the earth. And Allah is Most Capable of everything. (3:29)

ہر آدمی کا اعمال نامہ سامنے موجود ہوگا

Record Book

بارہوں رکوع: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔۔۔ (آل عمران۔31)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اللہ سے محبت کا معیار اور کسوٹی، محبت الٰہی رسولؐ کی اطاعت سے مشروط، اخروی نجات کا فارمولہ: اتباع سنّت، مبارک اور مقدس ہستیاں، آل عمران، امّ مریم کی دعا، قبولیت، مریم کے کفیل حضرت زکریاؑ کا تذکرہ، حصول اولاد کی دعا، حاصل دعا: حضرت یحییٰؑ کا تذکرہ، اللہ کو صبح و شام کثرت کے ساتھ یاد کرنے کا حکم: واذکر ربک کثیراً و سبّح بالعشی والابکار۔

اللہ سے محبت کا معیار

اللہ کی محبت کا دعویٰ، رسولؐ کی اطاعت سے مشروط

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (آل عمران۔31)

کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(آل عمران۔31)

Love of Allah requires obedience of his Prophet

Say, ˹O Prophet, ˺: If you ˹sincerely˺ love Allah, then follow me; Allah will love you and forgive your sins. For Allah is All-Forgiving, Most Merciful. (3:31)

خدا تک پہنچنے کا ایک ہی طریقہ: اتباع سنّت

ربّ العالمین تک پہنچنے کیلئے رحمت للعالمینؐ کی پیروی ضروری ہے

مبارک اور مقدس ہستیاں

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ۔ (آل عمران۔33)

اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سارے جہان سے چن لیا ہے۔(آل عمران۔33)

Allah’s chosen people

Indeed, Allah chose Adam, Noah, the family of Abraham, and the family of ’Imrân above all people ˹of their time˺. (3:33)

آل عمران سے کون مراد ہے؟

انبیاءعلیہ السلام کے خاندانوں میں دو عمران گذرے ہیں ایک حضرت موسیٰ وہارون علیہماالسلام کے والد اور دوسرے حضرت مریم علیہ السلام کے والد۔اس آیت میں اکثر مفسرین کے نزدیک یہی دوسرے عمران یعنی حضرت مریمؑ کے والد مراد ہیں جو ایک روایت کے مطابق مسجد اقصیٰ کے امام اور متولی بھی تھے۔اس خاندان کو بلند مرتبہ حضرت مریم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے حاصل ہوا۔ حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ کا نام مفسرین نے حنّہ بنت فاقوذ لکھا ہے۔(بحوالہ تفسیر قرطبیؒ وابن کثیر)

تین عظیم ہستیاں اور خاندان

امّ عیسیٰ مریمؑ بنت عمران کا ذکر

آل عمران۔ آیات۔32 تا 47

حضرت مریمؑ کی والدہ کی دعا کا تذکرہ

اولاد کو دین کیلئے وقف کرنا

والدہ کو اولاد کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہے

نومولود کا نام

بچے کا نام پہلا تحفہ ہے جو والدین اولاد کو دیتے ہیں۔لہذا نومولود کا نام سوچ سمجھ کر رکھنا چاہیئے۔آج کل نئے نام یا یونیک نام کی تلاش میں بے معنی اور بعض دفعہ غلط مطلب کے حامل نام رکھ دیے جاتے ہیں۔کوشش کی جائے کہ بچے کا نام اسماءالحسنیٰ کی نسبت سے مثلاً عبداللہ، عبد الرّحمٰن یا انبیاء کرامؑ یا صحابہ اور صحابیات کے نام پر یا کسی نیک ہستی کے نام پر رکھا جائے۔یا کم از کم ایسا نام ہو جسکا کوئی مثبت معنیٰ ہو۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ نام کا بچے کی شخصیت پر اثر پڑتا ہے۔

نومولود کی حفاظت کی دعا

وَاِنِّیۡ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ (آل عمران۔35)

اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے بچا کر تیری پناہ میں دیتی ہوں۔(آل عمران۔36)

...And I seek Your protection for her and her offspring from Satan, the accursed. (3:36)

بچوں کی حفاظت کیلئے دعائیں اور اعمال

قرآن وحدیث کے مطالعے سے اولاد اور بچوں کی حفاظت کی کئی دعائیں اور اعمال ملتے ہیں جن کا پابندی سے اہتمام کرنا چاہئے:

1۔رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

2۔ آیت شفاء : وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ۔ (الشعراء۔86)

3۔ مسنون دعا: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

میں ہر شیطان اور موذی جاندار اور ہر نظر بد سے اللہ کے کامل اور پر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ اس دعا کے ساتھ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کیلئے پناہ مانگا کرتے تھے۔

4۔سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، معوذتین کی تلاوت بھی ایک مسنون عمل ہے۔

5۔والدین کی اپنے بچوں کیلئے دعا: انسان اپنی فطرت کے باعث اولاد کی بیماری اور دکھ درد برداشت نہیں کر سکتا۔ بچوں کیلئے والدین کی دعا بہت کارگر ہوتی ہے کیونکہ اس دعا میں اخلاص ہوتا ہے۔ حدیث کے اندر بھی آتا ہے کہ والدین کی دعا اولاد کیلئے قبول ہوتی ہے۔ بے شمار ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ والدین کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اولاد کی لاعلاج بیماریوں کو ہمیشہ کے لیے دور کر دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بہت سے کاموں میں حکمت پوشیدہ ہوتی ہے، وہی ذات بہتر جانتی ہے کہ بچے کی اس تکلیف میں کیا حکمت اور انجام کار کیا نتائج حاصل ہوں گے۔

6۔قرآنِ پاک کی تلاوت کثرت سے کریں، اور تہجد کے اوقات میں گڑگڑا کر دعا کیجیے۔

7۔صدقہ وخیرات: صدقہ آفات اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔ صدقہ وخیرات کا اہتمام باقاعدگی سے کرنا چاہئے۔

8۔ توبہ واستغفار ہر حال میں کرتے رہنا چاہیے، انسان گناہ گار ہوتا ہی ہے، بہترین خطاکار وہ ہے جو توبہ کرنے والا ہو۔

ام مریمؑ کی دعا کی قبولیت

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۚ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (آل عمران۔37)

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اس کی بہترین نشوونما کا انتظام فرمادیا اور زکریاؑ کو اس کا سرپرست اور کفیل بنادیا۔ زکریاؑ جب کبھی اس کے پاس محراب میں جاتا تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتا پوچھتا مریمؑ! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتی اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (آل عمران۔37)

Blessed Caring and Upbringing of Mary (pbuh)

So, her Lord accepted her graciously and blessed her with a pleasant upbringing—entrusting her to the care of Zachariah. Whenever Zachariah visited her in the sanctuary, he found her supplied with provisions. He exclaimed, “O Mary! Where did this come from?” She replied, “It is from Allah. Surely Allah provides for whoever He wills without limit.” (3:37)

زکریاؑ کی نیک اولاد کے حصول کی دعا:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ (آل عمران۔38)

اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہا: اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ (آل عمران۔38)

Dua for righteous offspring

Then and there Zachariah prayed to his Lord, saying, “My Lord! Grant me—by your grace—righteous offspring. You are certainly the Hearer of ˹all˺ prayers.” (3:38)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اولاد کے لئے دعا کرنا انبیاءؑ کی سنت ہے۔

ایک دوسری آیت میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا و ذریۃ۔ (38-13)

یعنی بیویوں اور اولاد کی نعمت انبیاءؑ سابقین کو بھی دی گئی تھی۔اب اگر کوئی شخص شادی اور فیملی لائف سے اعراض کرے تو وہ نہ صرف فطرت کے خلاف علم بغاوت بلند کرے گا بلکہ انبیاءؑ کی ایک مشترک اور متفق علیہ سنت سے بھی محروم ہو گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔النکاح من سنتی۔کہ نکاح شادی میری سنت ہے۔

2۔فمن ر غب عن سنتی فلیس منّی ۔جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہو گا۔

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی تعریف کی ہے جو اولاد اور شریک حیات کے حصول اور ان کے نیک صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے ہیں:والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین۔(74:25)

یعنی اللہ کے فرمانبردار لوگ ایسے ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بیوی بچے ایسے عنایت فرما جنہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی اور قلب مسرور ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرمؐ سے ام سلیمؓ نے درخواست کی کہ آپؐ اپنے خادم انس کے لئے کوئی دعا فرمائیں۔تو آپؐ نے ان کے لئے ان الفاظ میں دعا کی:اللھم اکثر مالہ و ولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ۔

یعنی اے اللہ اس (انس) کے مال اور اولاد میں اضافہ فرما اور اس چیز میں برکت عطا کر جو کہ آپ نے اس کو عطا کی ہے۔

اسی دعا کا اثر تھا کہ حضرت انسؓ کو اللہ نے کثرت اولاد سے نوازا اور انہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت بھی عطا فرمائی۔

تیرھواں رکوع:وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ۔۔۔ (آل عمران۔42)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

فرشتوں کا حضرت مریمؑ سے خطاب، مریمؑ کا مقام و مرتبہ، عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش، عیسیٰؑ کے معجزات، عیسیٰؑ کی تعلیمات، تمام انبیاءؑ کا مشن ایک ہی تھا، عیسیٰؑ کے حواری، حواریوں کی دعا۔

فرشتوں کا مریم علیہ السلام سے خطاب

حضرت مریم علیہا السلام کا مقام و مرتبہ

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ۔ (آل عمران۔42)

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کر دیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کر لیا۔(آل عمران۔42)

The Honourable Status of Mary (PBUH)

And ⌜remember⌝ when the angels said, "O Mary! Surely Allah has selected you, purified you, and chosen you over all women of the world.

پانچ افضل ترین خواتین:

احادیث کی روشنی میں پانچ خواتین اسلام کی خصوصی فضیلت اور مقام ہے:

1۔حضرت مریمؑ بنت عمران

2۔امّ المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ

3۔حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ

4۔آسیہؓ ۔ فرعون کی بیوی

5۔امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

رب کی بندگی اور اطاعت کا حکم

عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

Miracles of Jesus PBUH

Mission of Jesus PBUH

تمام انبیاءؑ کا مشن ایک ہی تھا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاءؑ کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کے بھی بنیادی نکات یہی تین تھے:

1۔صرف اللہ کی بندگی اور عبادت

2۔اللہ کے نبی کی اطاعت

3۔یہ کہ انسانی زندگی میں حلت و حرمت اور جائز و ناجائز اللہ کے دین کے مطابق ہونا چاہیئے۔

اس لحاظ سے در حقیقت حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ اور دوسرے تمام انبیا کے دعوتی مشن میں فرق نہیں ہے۔

چودھواں رکوع: اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ۔۔(آل عمران۔55)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

عیسیٰؑ کا رفع آسمانی، ایمان و عمل صالح کا اجر، قرآن: حکمت والی نصیحت، عیسیٰؑ اور آدمؑ کی تخلیق کا موازنہ، وفد نجران کے سوالوں کا جواب، مباہلہ کی دعوت، سچی اور حق بات۔

عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی

عیسیٰ اور آدمؑ کی تخلیق کا موازنہ

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ (آل عمران۔56)

بیشک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے، اسے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا کہ ہو جا، پھر وہ ہو گیا۔(آل عمران۔56)

Comparison of creation of Adam and Jesus

Indeed, the example of Jesus in the sight of Allah is like that of Adam. He created him from dust, then said to him, “Be!” And he was!

نجران کے عیسائی وفد کی مسجد نبویؐ آمد

مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال

پندرہواں رکوع: قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔۔۔ (آل عمران۔64)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اتحاد بین المذاہب کیلئے ڈائیلاگ، اہل کتاب سے مکالمہ، حتمی علم اللہ کے پاس، حق و باطل، جھوٹ اور سچ کی آمیزش نہ کرو، جان بوجھ کر حق نہ چھپاؤ۔ سیرت ابراہیمیؑ کے اہم پہلو۔ دین حنیف کے علمبردار

اتحاد بین المذاہب کیلئے ڈائیلاگ

اہل کتاب کے ساتھ مکالمہ

وسیع البنیاد اتحاد کے اساسی نکات

اس آیت میں تین نکات:

1۔صرف اللہ کی عبادت کرنا۔

2۔اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

3۔ کسی کو شریعت سازی کا خدائی مقام نہ دینا۔

لہذا کسی بھی وسیع البنیاد بین المذاہب اتحاد کیلئے ان تینوں نکات کو اساس وبنیاد بنانا چاہیے۔

اتحاد امت،اتحاد بین المسالک یا اتحاد بین المسلمین کیلئے بھی ان اصولوں سے رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق آپ ﷺ نے ہرقل شاہ روم کو مکتوب تحریر فرمایا اور اس میں اسے اس آیت کے حوالے سے قبول اسلام کی دعوت دی اسے کہا اگر تو اسلام قبول کرلے گا تو تجھے دوہرا اجر ملے گا ورنہ ساری رعایا کا گناہ تجھ پر ہوگا۔

یہی دعوت تمام انبیاء کرام کی تھی، جیسے فرمان ہے:وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔(الانبیاء:25)یعنی تجھ سے پہلے جس جس رسول کو ہم نے بھیجا سب کی طرف یہی وحی کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کیا کرو۔دوسری جگہ ارشاد ہے:وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ (النحل:36)یعنی ہر امت میں رسول بھیج کر ہم نے یہ اعلان کروایا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی اطاعت سے اجتناب کرو۔

ابن جریج فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ایک دوسرے کی اطاعت نہ کریں۔

بغیر علم کے فضول بحث نہ کرو، حتمی علم اللہ کے پاس ہی ہے

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حٰجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (آل عمران۔66)

تم لوگ جن چیزوں کا علم رکھتے تھے اس میں بحث مباحثہ کرچکے ہو پھر اب اس بات میں کیوں بحث وتکرار کرتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں؟اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(آل عمران۔66)

Leave baseless discussions and arguments

Here you are! You disputed about what you have 'little' knowledge of, but why do you now argue about what you have no knowledge of? Allah knows and you do not know. (3:66)

حق و باطل، جھوٹ اور سچ کی آمیزش نہ کرو، جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (آل عمران۔71)

اے اہل کتاب! کیوں حق کو باطل کے ساتھ مشتبہ کرتے ہو اور جانتے ہوئے حق کی پردہ پوشی کرتے ہو۔(آل عمران۔71)

Don't mix truth with falsehood

O People of Divine Scripture! Why do you mix the truth with falsehood and conceal the truth knowingly? (3:71)

سولہواں رکوع: وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ۔۔۔ (آل عمران۔72)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اللہ کا فضل، اللہ وسیع النظر ہے (واللہ واسع علیم)، اللہ کی رحمت خاص، غیر مسلموں کے اچھے اوصاف کی تعریف، عہد کی پاسداری اور تقویٰ، ایفائے عہد کی تاکید، محبت الٰہی کا اصول (فانّ اللہ یحب المتقین)، دین فروشی اور جھوٹے دعوے، کتاب اللہ کی غلط تاویل اور تحریف کرنے والے لوگ، رب کے بندے بنو (کونو ربّانیین)۔

غیر مسلموں کے اچھے اوصاف کی تعریف

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ۔۔۔ (آل عمران۔75)

بعض اہل کتاب تو ایسے ہیں کہ اگر تو انہیں خزانے کا امین بنادے تو بھی وہ واپس کر دیں۔۔۔(آل عمران۔75)

Appreciating good qualities of non-Muslims

There are some among the People of Scripture who, if entrusted with a stack of gold, will readily return it. (3:75)

یہ آیت امانت کی واپسی کی اہمیت سے متعلق ہے۔

خیبر کے چرواہے کو ہدایت: بکریاں اپنے مالک کو واپس کرو

عہد کی پاسداری اور تقویٰ

قرآن وسنت میں ایفائے عہد کی تاکید

ایفائے عہد کی قرآن وسنت میں بہت تاکید آئی ہے۔

دین فروشی اور جھوٹا دعویٰ

تیسرے پارے کا آخری رکوع: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ۔۔۔ (آل عمران۔81)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

انبیاء سے عہد ومیثاق، اللہ تعالیٰ کے تین عہد، دین واحد: دین اسلام۔ توبہ، اصلاح اور قبولیت، خاتمہ بالا یمان کی اہمیت۔

انبیاء سے عہد ومیثاق

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰ لِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ۔

(آل عمران۔81)

یاد کرو، اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت ودانش سے نوازا ہے، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اُسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے، تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا، "کیا تم اِس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟" اُنہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا، "اچھا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ (آل عمران۔81)

Covenant with Prophets

⌜Remember⌝ when Allah made a covenant with the prophets, ⌜saying,⌝ "Now that I have given you the Book and wisdom, if there comes to you a messenger[1] confirming what you have, you must believe in him and support him." He added, "Do you affirm this

covenant and accept this commitment?" They said, "Yes, we do." Allah said, "Then bear witness, and I too am a Witness." (3:81)

اللہ تعالیٰ کے تین عہد

اللہ تعالی نے اپنے بندوں سے تین طرح کے عہد لئے ہیں۔

1۔ایک عہد تمام بنی نوع انسان سے لیا گیا جس کو عہد الست کہتے ہیں جس کا ذکر سورۃ اعراف میں الست بربکم (172:7) کے تحت کیا گیا ہے۔اس عہد کا مقصد یہ تھا کہ تمام بنی نوع انسان خدا کی ہستی اور ربوبیت عامہ پر اعتقاد رکھے کیونکہ مذہب کی ساری عمارت اسی سنگ بنیاد پر ہے، جب تک یہ اعتقاد نہ ہو، مذہبی میدان میں عقل وفکر کی رہنمائی کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی۔

2۔اللہ تعالیٰ نے دوسرا عہد علماء سے لیا تھا۔یہ عہد اگرچہ اہل کتاب کے علماء سے لیا گیا تھا کہ ہمیشہ حق بات لوگوں کو بتلائیں گے اور حق اور سچ کو نہیں چھپائیں گے:وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ۔۔۔اور جب اللہ نے ان لوگوں سے پختہ وعدہ لیا جنہیں کتاب عطا کی گئی تھی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے صاف صاف بیان کروگے اور (جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے) اسے نہیں چھپاؤ گے۔(آل عمران۔187)

یہ حکم اگرچہ اہل کتاب کے علماء کو دیا گیا تھا مگر یہ حکم ہر دور کے علماء کیلئے ہے کہ حق کو چھپانا یا اس میں خلط ملط اور تلبیس کرنا حرام ہے۔ہر دور کے علماء کو اس روش پر عمل کرنا چاہئے کہ کتمان حق نہ کریں یعنی وہ حق کو نہ چھپائیں،بلکہ صاف اور واضح طور پر بیان کریں۔آیت:وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ۔۔کا یہ بھی مطلب ہے کہ حق بات کو غلط باتوں کے ساتھ گڈمڈ کرکے اس طرح پیش کرنا جس سے مخاطب مغالطہ میں پڑ جائے جائز نہیں۔سورۃ البقرۃ کے اندر فرمایا:وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔(البقرہ:42)

3۔اللہ تعالیٰ نے تیسرا عہد انبیاء کرام سے لیا جس کا ذکر اس آیت کے اندر کیا جا رہا ہے۔

یعنی ہر نبی سے یہ وعدہ لیا گیا کہ اس کی زندگی اور دور نبوت میں اگر دوسرا نبی آئے گا تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہوگا۔جب نبی کی موجودگی میں آنے والے نئے نبی پر خود اس نبی کو ایمان لانا ضروری ہے تو ان کی امتوں کے لئے تو اس نئے نبی پر ایمان لانا بطریق اولی ضروری ہے۔

یہاں ایک اور بات سمجھ لینی چاہیے کہ محمد ﷺ سے پہلے ہر نبی سے یہی عہد لیا جاتا رہا ہے اور اسی بنا پر ہر نبی نے اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبی کی خبر دی ہے اور اس کا ساتھ دینے کی ہدایت کی ہے۔لیکن نہ قرآن میں نہ حدیث میں، کہیں بھی اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ حضرت محمد ﷺ سے ایسا عہد لیا گیا ہو یا آپ نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبی کی خبر دے کر اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو۔

دین واحد: دین اسلام

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔

کیا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حالانکہ آسمان وزمین کی ساری چیزیں چارو ناچار اللہ ہی کی فرمانبردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔آل عمران۔83

There is no way other than Allah's way

Do they desire a way other than Allah's—knowing that all those in the heavens and the earth submit to His Will, willingly or unwillingly, and to Him they will ˹all˺ be returned? (3:83)

دین اسلام۔ تمام انبیاء کا دین

اللہ کے قابل قبول دین: دین اسلام

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (آل عمران۔85)

جو شخص اسلام کے سوااور دین تلاش کرے، اللہ کے ہاں اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔(آل عمران۔85)

Whoever seeks a way other than Islam, it will not be accepted from them, and in the Hereafter, they will be among the losers. (3:85)

کونسا اسلام مراد ہے؟

اسلام کے لفظی معنی اطاعت وفرمانبرداری کے ہیں، اور اصطلاح میں خاص اس دین کی اطاعت کا نام اسلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے، کیونکہ عقائد اور اصول دین تمام انبیاء کے ایک ہی ہیں۔ پھر لفظ اسلام کبھی تو اس عام مفہوم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی صرف اس آخری شریعت کے لئے بولا جاتا ہے جو خاتم الانبیاء ﷺ پر نازل ہوئی۔ قرآن کریم میں یہ دونوں طرح کے اطلاقات موجود ہیں۔ انبیاء سابقین کا اپنے آپ کو مسلم کہنا اور اپنی امت کو امت مسلمہ کہنا بھی نصوص قرآن سے ثابت ہے، اور اسلام کے نام کا خاتم الانبیاءؐ کی امت کے ساتھ مخصوص ہونا بھی مذکور ہے۔

قرآن میں اس سلسلے میں ارشاد ہے: هو سمكم المسلمين من قبل وفی هذا۔(78:22)۔

خلاصہ یہ کہ ہر دینِ الٰہی جو کسی نبی اور رسول کے ذریعے دنیا میں آیا اس کو بھی اسلام کہا جاتا ہے، اور امت محمدیہ کے لئے یہ خاص لقب کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس جگہ اسلام کے لفظ سے کونسا مفہوم مراد ہے؟

صحیح بات یہ ہے کہ دونوں میں سے جو بھی مراد لیا جائے، نتیجہ کے اعتبار سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، کیونکہ انبیاء سابقین کے دین کو جو اسلام کا نام دیا گیا ہے وہ ایک محدود امت اور مخصوص زمانے کے لئے تھا، اسوقت کا اسلام وہی تھا۔ اسی سلسلہ دین کی آخری تعلیمات حضور اکرم کو دی گئیں۔ اس لحاظ سے دین محمدیؐ دراصل اسی سلسلہ اسلام کی آخری کڑی یا فائنل ورژن ہے جس کا آغاز پہلے انسان اور پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔

اب اسلام صرف وہ دین ہے جو آنحضرت ﷺ کے واسطہ سے ہم تک پہنچا۔ اسی لئے احادیث کے اندر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج اگر حضرت موسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو اس وقت ان پر بھی میری ہی اتباع لازم ہوتی۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ قریب قیامت میں حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے، تو باوجود اپنے وصف نبوت اور عہدہ نبوت پر قائم رہنے کے اس وقت وہ بھی آپ ﷺ ہی کی شریعت کا اتباع کریں گے۔

اس لئے اس جگہ خواہ اسلام کا عام مفہوم مراد لیں یا آخری امت مسلمہ کا دین مراد لیں۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے کہ حضورؐ کی بعثت کے بعد صرف وہی دین اسلام کہلائے گا جو آپؐ کے ذریعہ دنیا کو پہنچا ہے۔ وہی تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ہے، آیت مذکورہ میں اسی کے متعلق ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین جو شخص اختیار کرے وہ اللہ کے نزدیک مقبول نہیں۔

توبہ، اصلاح اور قبولیت

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ اور اصلاح کی تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ آل عمران۔ 89

Mend and Repentance

As for those who repent afterwards and mend their ways, then surely Allah is All-Forgiving, Most Merciful. (3:89)

خاتمہ بالایمان کی اہمیّت

حدیث: انّما الاعمال بالخواتیم،

بے شک اعمال کا دارو مدار خاتمہ پر ہے۔

حسن خاتمہ سے کیا مراد ہے؟

حسن خاتمہ یا اچھے انجام کا مطلب صرف یہ نہیں کہ آپ ضرور مسجد میں فوت ہوں، یا جائے نماز پر، یا آپ جس وقت فوت ہوں تو قرآن آپ کے ہاتھ میں ہو یا آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں۔

تمام مخلوقات میں سے بہترین حضرت محمد ﷺ جس وقت فوت ہوئے وہ اپنے بستر پر تھے۔

آپؐ کے دوست ابو بکر صدیق رضي اللہ عنہ جو صحابہ میں سے بہترین تھے وہ اپنے بستر پر فوت ہوئے۔

خالد بن الولید رضي اللہ عنہ جن کا لقب سیف اللہ تھا وہ اپنے بستر پر فوت ہوئے۔

لیکن حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ شرک سے پاک ہوں۔

حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ نفاق سے پاک ہوں۔

حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ بدعتوں سے پاک ہوں۔

حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں۔

حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ کسی کے خون، مال اور عزت کے بوجھ سے ہلکے ہوں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوں۔

حلال و حرام کی پابندی کرنے والے ہوں۔

حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ کا دل سلامت ہو نیت پاک ہو اور آپ حسن اخلاق پر ہوں۔ کسی کے لیے آپ کے دل میں کوئی بغض کینہ اور نفرت نہ ہو۔

حسن خاتمہ یہ ہے کہ اس حال میں فوت ہوں کہ آپ فرائض کی پابندی اور گناہوں سے بچنے والے ہوں۔ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے والے ہوں۔

خاتمہ بالایمان کی دعا:

اللهم أَحسنْ عاقبتَنا في الأمور كلِّها وأجِرْنا من خزي الدنيا وعذابِ الآخرة

اے اللہ پاک تمام کاموں میں ہمارا انجام اچھا کردے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔

آمین یارب العالمین

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com